خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
فون 213029
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 229 | جمعرات 12 جمادی الثانی 1418ھ 16 اخاء 1376ھش 16 اکتوبر 1997ء

اللہ تعالیٰ پاکیزہ تبدیلی چاہتا ہے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ایک تبدیلی چاہتا ہے اور وہ پاکیزہ تبدیلی ہے جب تک وہ تبدیلی نہ ہو عذاب الٰہی سے رستگاری اور مخلصی نہیں ملتی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا ایک قانون اور سنت ہے اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہی یہ فیصلہ کر دیا ہے (۔) سنت اللہ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ پس جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو یعنی وہ ان عذابوں اور دکھوں سے رہائی پائے جو شامت اعمال نے اس کے لئے تیار کئے ہیں اس کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی کرے۔ جب وہ خود تبدیلی کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق جو اس نے (۔) کیا ہے اس کے عذاب اور دکھ کو بدلا دیتا ہے اور دکھ کو سکھ سے تبدیل کر دیتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 119)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب اللہ تعالیٰ کا فضل قریب آتا ہے تو وہ دعا کی قبولیت کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ دل میں ایک رقت اور سوز و گداز پیدا ہو جاتا ہے لیکن جب دعا کی قبولیت کا وقت نہیں ہوتا تو دل میں اطمینان اور رجوع پیدا نہیں ہوتا۔ طبیعت پر کتنا ہی زور ڈالو' مگر طبیعت متوجہ نہیں ہوتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنی قضاء و قدر منوانا چاہتا ہے اور کبھی دعا قبول کرتا ہے۔ اس لئے میں تو جب تک اذن الٰہی کے آثار نہ پالوں' قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء وقدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں' کیونکہ اس رضا بالقضاء کے ثمرات اور برکات اس سے بہت زیادہ ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ 304)

اچھے لوگوں کو دعوت الی اللہ کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خدا کی تدبیر نے جو تقدیر ہم پر کھول دی ہے وہ تمام دنیا کی سعید روحوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کی تقدیر ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ نے جو ہمیں طریق سمجھائے ہیں ان میں سے یہ ایک طریق ہے جو میں آپ کو سمجھا رہا ہوں اچھے لوگوں کی تلاش کریں اللہ کو ان کی ضرورت ہے اور جن میں کم حسن ہے ان میں حسن پیدا کریں کیونکہ جو نسبتاً کم حسن رکھتے ہیں ان کو حاصل کرنے کے لئے محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے تو آپ کا فرض ہے کہ پھر حسن پیدا کریں۔ اگر آپ حسن نہیں پیدا کریں گے تو آپ کے ہاتھ وہ پھل نہیں لگیں گے جن کی آپ کو حرص بھی ہے اور حرص بھی بے جا ہے کیونکہ گندوں کو شامل کرنا اور نام کے طور پر تعداد بڑھانا یہ تو دعوت الی اللہ کا مقصد ہی نہیں ہے۔ دعوت الی اللہ کے نتیجے میں جب تعداد بڑھتی ہے تو نیکی کو تقویت دینے کی خاطر بڑھتی ہے اور اس پہلو سے تعداد کا بڑھنا مفید ہے۔ مگر گند اکٹھا کر لیں' بد اکٹھے کر لیں تو یہ دعوت الی اللہ کے مقصد کے بالکل منافی مقصد ہے بلکہ جو کچھ دعوت الی اللہ ہوئی ہے اس کو نقصان پہنچانے والا مقصد ہے تو آپ یاد رکھیں آپ نے پہلا کام اچھوں کی تلاش' دوسرا کام اچھی باتیں تلاش کر کے ان کو ابھارنا اور ان کے ذریعے حسن کو بڑھانا ہے اور یہ جو کام ہے اس کے لئے بھی حکمت چاہئے تھی تبھی خدا تعالیٰ ہمیشہ دعوت کے مضمون کے ساتھ حکمت کا مضمون باندھتا ہے۔

اب ایک شخص کی خوبی کو پہچان لیں اور اس کا ذکر اس سے کریں تو خواہ وہ کیسا ہی بد ہو اس کا دل دراصل یہی چاہتا ہے کہ میں اچھا ہوں اور جب کوئی شخص اس کی کسی اچھی بات پر نظر ڈالے تو وہ بہت خوش ہوتا ہے خواہ سر سے پاؤں تک بدیوں سے وہ داغ دار ہو اس کے اندر کوئی نہ کوئی خوبی ہوتی ہے۔ آپ میں اگر پہچان ہے' اگر عرفان ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کسی کی خوبی کو پہچان کر اس پر کام کریں' نہ کہ اس کی بدیوں سے بات شروع کریں۔ بدیوں پر غلبے کے لئے کوئی وہاں Foot Hold ہونا ضروری ہے۔ جب فوجیں کسی دوسرے ملک پر حملہ کرتی ہیں تو اس کو فتح کرنے کے لئے پہلے وہاں ایک چھوٹی سی جگہ تجویز کرتے ہیں کہ یہاں ہم اتریں' یہاں اپنا وہ قدم جمائیں جس قدم کے جمانے کے بعد پھر ہم ارد گرد کام کر سکتے ہیں۔ تو یہ بھی بے ہودہ طریق ہے کہ پہلے بدیوں پر ہی حملہ کر دو۔ قدم جمانے کے لئے اپنے مزاج کی چیز پر قدم جمایا جاتا ہے جو سرزمین قبول کر سکے کسی فوجی یلغار کو اسی کو چنا جاتا ہے۔ پس حکمت عملی کا تقاضا یہ ہوتا ہے اور ہمیشہ یہی ہوتا ہے یہاں تک کہ ابھی زائر میں جو انگلستان کا یہاں سے فوجی وفد روانہ ہونے والا تھا اس کے کمانڈر نے اپنے بیان میں یہ بات بھی داخل کی۔ ان سے پوچھا کسی ٹیلی ویژن کے ایک سوال کرنے والے نے کہ آپ کیسے کام کریں گے۔ اس نے کہا سب سے پہلے تو ہم یہ دیکھیں گے کہ وہاں قدم جمانے کے لئے کون سی جگہ موزوں ہے جب تک ہمیں وہ جگہ نہ مل جائے ہم کامیاب نہیں ہو سکتے تو جائزہ لے کر اس جگہ کو ڈھونڈیں گے پھر وہاں قدم

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو لکھتے ہیں۔

کہ محترمی مخدومی ملک صلاح الدین صاحب ایم اے جو سلسلے کے پرانے' معروف و مشہور مخلص عالم' محقق اور خادم سلسلہ ہیں۔ بیمار ہیں۔ ان کے تازہ ترین مکتوب گرامی سے اقتباس برائے درخواست دعا درج ذیل ہے۔

"میری صحت پروسٹیٹ کے اپریشن کے بعد شدید درد اور پیشاب میں بے قاعدگی سے بہت متاثر رہی۔ جس میں ذرا کمی آئی تو پندرہ گھنٹے ہیضہ رہا۔ اور معالج نے تین گھنٹے پاس بیٹھ کر گلوکوز کی تین بوتلیں لگائیں۔ آخری بوتل کے بعد شدید کپکپی ہوگئی۔ تو پھر ٹیکے کئے۔ دوسرے روز متواتر پچیس گھنٹے ہچکی رہی۔ وہ علاج اور ٹیکوں وغیرہ سے دور ہوئی تو شدید ضعف ہو گیا۔ علاج جاری ہے۔"

احباب سے دعائے خاص کیلئے درخواست ہے۔

خدمت دین کا ایک موقعہ

○ جماعت احمدیہ کی تعلیمی و تربیتی ضروریات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہیں۔ اس لئے ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں وہ بطور معلم وقف جدید۔ وقف زندگی کر کے اپنی درخواستیں درج ذیل کوائف کے ساتھ مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے ناظم ارشاد وقف جدید کو 15-دسمبر 1997ء تک ارسال فرمادیں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم مع سند کی فوٹو کاپی۔ دینی مطالعہ۔ دینی خدمت۔

(ناظم ارشاد وقف جدید ربوہ)

نکاح

○ مکرم مبشر احمد قمر صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب دفتر امور عامہ کا نکاح ہمراہ آسیہ طاہر صاحبہ بنت مکرم ملک سرفراز احمد طاہر صاحب (ر) انجینئر واپڈا بعوض حق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 6-اکتوبر 1997ء کو بیت الذکر دار الیمن شرقی ربوہ میں چوہدری لطیف احمد کاہلوں صاحب نے پڑھا اور دعا کروائی۔ اسی روز تقریب شادی منعقد ہوئی۔ اگلے روز دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

16 اخاء 1376 ھش　　16 اکتوبر 1997ء

سچی خوشی کا مدار تقویٰ

آیئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک ارشاد سے بات شروع کرتے ہیں اور پھر اس ارشاد کے مختلف پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے اپنی زندگی کا جائزہ لیتے ہیں کہ ہم کہاں تک اس ارشاد کے مطابق ہیں۔ کیا کچھ ہے جو ہمیں کرنا چاہئے اور ہم کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ اور کیا کچھ ہے جو ہمیں نہیں کرنا چاہئے اور ہم وہ کر رہے ہیں یا نہیں کر رہے۔ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"متقی سچی خوش حالی ایک جھونپڑی میں پا سکتا ہے جو دنیادار اور حرص و آز کے پرستار کو رفیع الشان قصر میں بھی نہیں مل سکتی۔ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ پس یاد رکھو حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصہ میں نہیں آتی۔ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت 'عمدہ عمدہ لباس' اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس کا مدار ہی تقویٰ پر ہے"۔

اس ارشاد میں سب سے پہلی بات جو دیکھنے والی ہے اور جس پر ہمیں غور کرنا لازم ہے وہ "متقی" کا لفظ ہے۔ متقی کون ہوتا ہے؟ وہ شخص جو خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور خدا تعالیٰ سے ڈرتا بھی ہے۔ یعنی اس میں یہ دونوں صفات پائی جاتی ہیں۔ محبت کرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں وہ خدا تعالیٰ کے تمام احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ ڈرتا ہے اور وہ اس لئے ڈرتا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس سے کوئی ایسی ناپسندیدہ بات سرزد ہو جائے جو خدا تعالیٰ کو ناپسند ہو۔ یہ بھی محبت ہی کا ایک پہلو ہے۔ یعنی وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت کو ضائع نہ کر بیٹھے۔

پس ہمیں اپنی زندگی کا جائزہ لے کر یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم میں یہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ کیا ہم واقعی خدا تعالیٰ سے محبت کرتے ہوئے اس کے تمام احکام کی پیروی کرتے ہیں اور کیا ہم اس سے ڈرتے ہوئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہیں کہ ہم سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جو اسے ناخوش کردے۔ اگر ایسا ہے تو ہم واقعی متقی ہیں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ کس کس جگہ پر اور کس کس حد تک ہمارے کردار میں جھول آتا ہے۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت میں کیوں کمی محسوس ہوتی ہے اور ہم اس سے پوری طرح ڈرتے بھی کیوں نہیں۔ ان باتوں پر غور کرنے ہی سے ہم اپنی زندگی کا جائزہ لیتے ہوئے صحیح معنوں میں متقی بن سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ اگر انسان متقی ہو تو اسے ایک جھونپڑی میں بھی سچی خوشحالی میسر آسکتی ہے۔ دراصل سچی خوشحالی ہے ہی اس بات کا نام کہ انسان خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کرے اور کسی ایسی بات کے کرنے سے گریز کرے جو خدا تعالیٰ کو ناخوش کرے۔ اگر انسان ایسا کرے تو یقیناً اسے خوشحالی نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہماری بہبود چاہتا ہے وہ ہماری کنہ تک کو جانتا ہے اور اسے معلوم ہے کہ ہمارے لئے کیا چیزیں مفید ہیں اور کیا چیزیں مضر۔ اور چونکہ وہ ان باتوں کو جانتا ہے اس لئے جب ہم اس سے محبت کریں گے اور اس سے ڈریں گے تو یقیناً وہ ان چیزوں کو ہماری جھولی میں ڈالے گا اور نہایت خوشی کے ساتھ ڈالے گا۔ یہ بات بالکل ایسی ہی ہوگی جیسے دو دوست ایک دوسرے کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ سے محبت کریں گے خدا تعالیٰ ہم سے محبت کرے گا۔ ہم خدا تعالیٰ کے لئے ہر چیز چھوڑنے کو تیار ہوں گے خدا تعالیٰ ہر چیز ہماری جھولی میں ڈالے گا اور اس طرح ہمیں خوشحالی نصیب ہوگی۔ خوش حالی کے لئے دنیاوی چیزوں کے پیچھے دوڑنا اور ان کی حرص و آز کسی صورت بھی انسان کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ رفیع الشان عمارتوں میں رہنے والے لوگ حقیقی خوشی سے محروم ہوتے ہیں۔ انہیں اپنی جان کا بھی ڈر ہے انہیں اپنے مال کا بھی ڈر ہے۔ انہیں اپنی عزت کا بھی ڈر ہے۔ وہ ہمیشہ اس ڈر سے زندگی گذارتے ہیں کہیں کوئی انہیں گزند نہ پہنچائے۔ کہیں ان کی کوئی چیز چھن نہ جائے۔ کہیں لوگ ان کے خلاف نہ ہو جائیں اور اس وجہ سے باوجود اس کے کہ وہ بہت بڑی بڑی عمارتوں میں رہتے ہیں انہیں حقیقی طور پر خوشحالی اور خوشی میسر نہیں آتی۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں بہت بڑے بڑے لوگ تو اپنے کھانے کو بھی پہلے کسی کو چکھا کر کھاتے ہیں ایسا نہ ہو کسی نے زہر ہی ملا دیا ہو۔ غریب آدمی کو جو کچھ بھی ملتا ہے وہ سمجھتا ہے کہ اس میں اس کے لئے کوئی ضرر رسانی نہیں ہے۔ دال روٹی بھی اس کے لئے نہایت اچھا کھانا ثابت ہوتی ہے۔

پس اگر ہم دنیا کی چیزوں کے پیچھے بھاگیں تو وہ ہمیں مل تو جائیں گی لیکن ان کے پیچھے بھاگنے کا جو مقصد تھا وہ ہمیں حاصل نہیں ہوگا۔ کیونکہ مقصد تو آخر یہی ہوگا کہ ہمیں خوشحالی ملے۔ ہم خوش رہیں اور جب ہم خوش نہیں رہ سکتے تو ایسی خوشحالی کا کیا فائدہ۔ آپ فرماتے ہیں کہ جس قدر دنیا زیادہ ملتی ہے اسی قدر بلائیں زیادہ سامنے آجاتی ہیں۔ جیسا کہ ابھی ہم نے کہا ہے کہ ان بڑی بڑی عمارتوں میں رہنے والے لوگوں کو جو خطرات ہوتے ہیں وہ ان کی جان سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے مال سے بھی تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی عزت سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور اگر یہ تینوں باتیں ان کے لئے خطرے کا باعث ہوں تو پھر انہیں دنیا کو حاصل کر کے کیا ملا۔ گویا کہ جتنی دنیا زیادہ حاصل کی اتنی ہی بلائیں زیادہ ہو گئیں۔ حضرت صاحب کے الفاظ میں "یاد رکھو کہ حقیقی راحت اور لذت دنیادار کے حصے میں نہیں آئی" اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا کمائی نہ جائے۔ دنیا کمائی جائے اور صحیح طور پر خرچ کیا جائے اور خدا تعالیٰ سے محبت اور ڈر کو سامنے رکھ کر خرچ کیا جائے تو یہ دنیاداری نہیں۔ دنیاداری اس بات کا نام ہے کہ انسان دنیا ہی کا ہو کر رہ جائے۔ دنیا کمائے اور دنیا کے واسطے دنیا کمائے۔ خدا کے لئے نہیں۔ جب انسان خدا کے لئے دنیا کمائے تو یقیناً یہ کمانا اس کے لئے بابرکت ثابت ہوگا کیونکہ اس کے متعلق وہ یہ بات خوب اچھی طرح جانتا ہوگا کہ اس میں غریبوں کا بھی حصہ ہے۔ اس میں یتیموں کا بھی حصہ ہے اس میں ناداروں کا بھی حصہ ہے۔ اور جب وہ اپنی دولت کو اس طرح خرچ کرے گا کہ اس قسم کے تمام لوگ اس سے حصہ پائیں تو یقیناً نہ اسے اپنی جان کا ڈر ہوگا۔ نہ اپنے مال کا ڈر ہوگا۔ نہ اپنی عزت کا ڈر ہوگا۔

پس دنیاداری کے متعلق بھی پوری طرح یہ بات سمجھ لینے والی ہے کہ دنیاداری کسے کہتے ہیں۔ دنیا کمانے کو دنیاداری نہیں کہتے۔ دنیاداری کہتے ہیں دنیا کما کر دنیا ہی کے لئے استعمال کی جائے۔ یعنی اپنی بڑائی کے لئے یا اپنی' صرف اپنی خوشحالی کے لئے۔ صرف اپنی خوشی کے لئے اور باقی لوگوں کا کچھ خیال نہ رکھا جائے۔ خدا کا بھی خیال نہ رکھا جائے۔ جہاں خدا کہتا ہے خرچ کرو وہاں خرچ کرنے کی بجائے اگر ہم اپنے اوپر خرچ کرتے رہیں تو یہ دنیاداری ہے۔ لیکن اگر ہم مال کمائیں اور مال کو خدا تعالیٰ کی رضا اور منشا کے مطابق خرچ کریں تو یقیناً مال تو کمایا گیا۔ دنیا تو کمائی گئی۔ لیکن اسے دنیاداری نہیں کہا جائے گا۔ یہ حقیقت میں خدا تعالیٰ کی منشاء اور رضا کے مطابق ہونے کے باعث دین ہی کہلائے گا۔ آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ مت سمجھو کہ مال کی کثرت عمدہ عمدہ لباس اور کھانے کسی خوشی کا باعث ہو سکتے ہیں مال کے متعلق تو بات پہلے آ ہی گئی ہے۔ لباس اور کھانے بھی کسی خوشی کا باعث نہیں ہو سکتے یہ بالکل ظاہری چیزیں ہیں۔ ان کا دل سے بہت کم تعلق ہے۔ لباس اور کھانا بھی انسان کے لئے بعض اوقات مصیبت کا باعث بن سکتا ہے۔

پس اس سارے ارشاد میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ انسان متقی بن جائے متقی بننے کی حقیقت کو سمجھے اور اسی کے مطابق اپنی زندگی کے تمام پہلوؤں کو ڈھالنے کی کوشش کرے۔ وہ خوشی دنیاداری میں نہیں بلکہ دین میں حاصل کرے۔ اور دین کے متعلق یہ بات سمجھ لے کہ دنیا کمانا دین کے خلاف نہیں۔ دنیا کما کر دین کے مطابق خرچ کرنا اصل دین ہے۔

پس ہمیں اپنی زندگیوں کا جائزہ لینا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ ہم کس حد تک تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہیں۔ جس حد تک ہم تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں گے اسی حد تک ہمیں خوشحالی نصیب ہوتی چلی جائے گی۔ دنیا کا مال ہمیں بے شک نہ ملے لیکن دنیا کا مال تو اسی لئے کمایا جاتا ہے کہ خوشی حاصل ہو اور اگر اس کے بغیر خوشی حاصل ہو جائے تو انسان کو اور کیا چاہئے۔

پس حقیقی خوشحالی کے لئے حقیقی خوشی کے لئے حقیقی طور پر بہتر زندگی بسر کرنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں تقویٰ کو پہچانیں اور اپنی زندگیوں کو اس طرح ٹٹولتے رہیں کہ تقویٰ بڑھتا ہے تقویٰ ایک ایسی چیز ہے جو کم بھی ہو سکتا ہے اور بڑھ بھی سکتا ہے۔ اگر بڑھنے والی باتیں کریں گے تو تقویٰ بڑھے گا اور اگر تقویٰ کو کم کرنے والی باتیں کریں گے تو یقیناً تقویٰ کم ہوگا اور تقویٰ کے کم ہونے سے ہماری خوشی اور خوش حالی بھی کم ہوگی اور تقویٰ کے کم ہونے سے آپ اپنی زندگی کو بہتر طریق پر بسر نہیں کر سکیں گے۔ پس اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ انسانی خوشی کا مدار تقویٰ پر ہے۔ تقویٰ کو سمجھ کر تقویٰ پر قدم ماریں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں تقویٰ عطا کرے۔ وہ ہمیں اپنی محبت عطا کرے۔ ہمیں اپنا ڈر عطا کرے۔ اور ہمیں اپنے قریب سے قریب تر ہونے کے مواقع مہیا فرمائے۔ ایسا کرنے ہی سے انسان حقیقی طور پر حقیقی خوشی حاصل کر سکتا ہے۔ اور بہتر زندگی بسر کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت صاحب کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے زندگی گذارنے کی توفیق دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

بات میری نہیں ہے سب کی ہے
اور ہے بھی تو کس غضب کی ہے
دھوپ ہو یا کہ چھاؤں ہو' پیارو
دین یہ میرے اپنے رب کی ہے
ہے وہی تو مسبّب الاسباب
اور کمی اس نے ہم سے کب کی ہے

ابو الاقبال

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

"سال میں باون ہفتے ہوتے ہیں اور ہر ہفتے میں ایک جمعہ کا دن بھی آتا ہے اور جمعہ .... کے وقت (کلام الٰہی اہل ایمان) کو یہ نصیحت فرماتا ہے..... یعنی جب بھی جمعہ کے دن تمہیں عبادت کے لئے بلایا جائے (-) تو اللہ کے ذکر' اللہ کی یاد کی طرف دوڑتے ہوئے چلے آیا کرو۔ (-) اور تجارتوں کو چھوڑ دیا کرو۔ (-) یہ تمہارے لئے بہتر ہے کاش کہ تم اس بات کو جانتے (-) ہاں جب عبادت سے فارغ ہو جاؤ پھر دنیا میں بے شک پھیل جایا کرو۔ (-) اور اللہ کو بہت کثرت سے یاد کیا کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

یہ آواز سال میں باون مرتبہ ہر (-) کے دن اٹھتی ہے خواہ کوئی کان اس آواز کو سنے یا نہ سنے۔ مگر وہ آواز جس کو (کلام الٰہی) نے ہمیشہ کے لئے محفوظ کر لیا کائنات کا ریکارڈنگ سسٹم ہر دفعہ اسے بجاتا ہے اور جن کے کان ہیں وہ اس آواز کو سنتے ہیں۔ اور اس کے باوجود اسے ان سنی کرنے والے بھی بہت سے ہیں۔ لیکن ایک جمعہ کا دن ایسا بھی آتا ہے جبکہ تمام سننے والے اس آواز کو سنتے بھی ہیں اور لبیک بھی کہتے ہیں اور وہ جمعہ کا دن آج کے جمعہ کا دن ہے جسے (-) الوداع کہا جاتا ہے..... یہ دن بڑے خلوص اور بڑی عقیدت کے ساتھ منایا جاتا ہے۔ اس جمعہ کے دن کے ساتھ بہت سی توقعات وابستہ کی جاتی ہیں' کچھ فرضی ہیں کچھ حقیقی ہیں' لیکن بہرحال بہت سی نیک امیدیں اور بلند توقعات اس جمعہ کے دن سے وابستہ کی جاتی ہیں یہاں تک کہ بعض سمجھنے والے یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اکاون دفعہ خدا کی آواز کو رد کرنے کے بعد ایک دفعہ اس آواز پر لبیک کہہ کر دردناک منظر پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس منظر کو قبول فرماتی ہے' پیار کے ساتھ اس اجتماع پر جھکتی ہے 'ان کے گناہوں سے درگزر فرماتی ہے اور ان کی سابقہ لغزشوں کو نظرانداز فرماتے ہوئے ان سے بخشش کا سلوک فرماتی ہے۔ اس لئے خدا کی رحمت کی حدبندی کسی طرح ممکن نہیں۔ آج کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ہمیشہ وفا کے ساتھ جمعوں پہ بھی حاضر ہوتے ہیں اور پانچ (عبادات) میں بھی حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں ان لوگوں کو میں متنبہ کرتا ہوں کہ اگر ان کے دل میں کبر کا یہ کیڑا پیدا ہو کہ یہ نئی نئی شکلیں دکھانے والے لوگ یہ جو پہلے کبھی نظر نہیں آتے تھے ان کا کیا حق ہے اس جمعہ پر' اصل حق تو ہمارا ہے تو وہ یاد رکھیں کہ بعض دفعہ ریا کا یا تکبر کا یا عجب کا ایک لمحہ بھی ساری عمر کی نیکیوں کو برباد کر دیتا ہے۔ اس لئے میں ایسے لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ استغفار سے کام لیں اور تکبر اور تذلیل کی نگاہ سے نئے آنے والے مہمانوں کو نہ دیکھیں بلکہ ان پر پیار کی نظر ڈالیں محبت کی نظر سے انہیں دیکھیں۔ آخر اللہ کی محبت کے نام پر خدا کی عظمت کے نام پر یہ اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں وفا نصیب کرے' دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس جمعہ کی برکت سے آئندہ جمعے نصیب فرمائے اور آئندہ (عبادات) نصیب فرمائے اور اگر یہ نافرمانوں میں سے تھے تو اب اس کے بعد یہ فرمانبرداروں کی فہرست میں شمار کئے جائیں میں ایسے لوگوں سے کہتا ہوں کہ دعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ اس امر پر خوش ہوں کہ خدا کی ..... آج خدا کی عبادت کرنے والوں سے بھر گئی ہیں۔ ایسے لوگوں کو یہ چند لمحے بھی عزیز ہونے چاہئیں۔ اگر ان کو اللہ سے سچا پیار ہے' اگر وہ اپنے دل میں عبادت کی کوئی عظمت رکھتے ہیں تو وقتی طور پر بھی عبادت کے نام پر بندوں کا ایک خاص ہجوم نظر آ رہا ہو تو ان کے دل خوشی سے بھر جانے چاہئیں یہ چند لمحے کی سعادتیں بھی ان کے دلوں کو مسرت سے لبریز کر دینے والی ہونی چاہئیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر خالق سے سچا پیار ہو تو ناممکن ہے کہ مخلوق سے سچا پیار نہ ہو۔ خالق سے پیار اور مخلوق سے پیار یہ دونوں لازم و ملزوم ہیں' خدا کی طرف خدا کے بندے واپس آ رہے ہوں تو یہ ایک ایسا پیارا نظارہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں خدا سے محبت کرنے والا اور مخلوق سے محبت کرنے والا کبر کا شکار نہیں ہو سکتا' عجب کا شکار نہیں ہو سکتا۔ اس کی آنکھیں اپنے اندر اپنی نیکیوں کی طرف نہیں دیکھیں گی بلکہ ان آنے والے مہمانوں کی وقتی نیکی کو ہی پیار۔ سے دیکھیں گی اور ان کی قدر کریں گی اور دں میں خوشی محسوس کریں گی اور واقعتہً کچھ لوگ ایسا ہی محسوس کرتے ہیں۔

واقعتہً ان .... کو دیکھ کر کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن کا دل خوشیوں سے بھر جاتا ہے۔ وہ چند لمحوں کے لئے ایسی روحانی مسرت محسوس کرتے ہیں کہ ان کی ہر نظر نئے آنے والوں پر پڑتی ہے اور دعا بن کے پڑتی ہے۔ پیار اور محبت سے دل خوش ہو رہے ہوتے ہیں وہ دیکھتے ہیں اجنبی لوگ دکھائی دے رہے ہیں مگر دیکھو کس طرح سج دھج کر پہنچے ہیں' بعضوں نے ٹوپیاں مانگی ہوئی ہیں' کسی نے رومال باندھا ہوا ہے اور کسی نے اور طرح سے خدا کی عزت اور احترام کے اظہار کا طریقہ ڈھونڈا ہے دلوں کی سعادت ان کے چہروں سے نظر آتی ہے اور وہ خود محسوس کرتے ہیں کہ یہ دن واقعی عظمت کے لائق دن ہے۔ ہمیں آنا چاہئے تھا' اگرچہ ہم پہلے نہیں آ سکے مگر ایک دن ہی حاضر ہو جائیں شائد خدا تعالیٰ کی رحمت ہمیں قبول فرما لے۔ یہ جذبے ان کے چہروں پر لکھے جاتے ہیں چونکہ اس وقت ان کا عمل' اس نیکی میں آپ کی دعاؤں کا ممد بن رہا ہے اس لئے آج اگر آپ ان کے لئے دعائیں کریں تو زیادہ مقبول ہوں گی۔ اس لحاظ سے اس جمعہ کو ایک غیر معمولی اہمیت حاصل ہو جاتی ہے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو خدا کی عبادت سے غافل ہوں اور خود ان کے دل میں کوئی تحریک پیدا نہ ہو اور وہ خود عبادت کی اہمیت کو اپنے عمل میں نہ ڈھالیں اور محض فرضی طور پر اس اہمیت کا تصور باندھیں ایسے لوگوں کے لئے اگر آپ دعا کریں گے تو چونکہ ان کا عمل آپ کی دعا کے مخالف جا رہا ہوگا اس لئے دعا کو وہ تائیدی ہوا حاصل نہیں ہوتی جو عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ ایک ایسا نکتہ ہے جو (کلام الٰہی) نے ہمیں سکھایا ہے۔ (کلام الٰہی) فرماتا ہے کہ (-) کو آسمان کی طرف بلند ہونے کے لئے نیک عمل کی طاقت کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ یہ نیک عمل (-) بلند کرنے والے کا اپنا ہوتا ہے اور بعض دفعہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کا نیک عمل اس کلمہ (-) کو بلند کرنے کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ حضرت (-) بانی سلسلہ) نے اس عارفانہ نکتہ کو سمجھا اور سمجھایا۔ آپ کے عظیم احسانات میں سے ایک یہ بھی احسان ہے چنانچہ بعض دفعہ دعا کی تحریک کرنے والوں سے آپ نے فرمایا کہ میرے اکیلے کی دعا تمہارے لئے قبول نہیں ہوگی جب تک تم خود دعا نہ کرو۔ میرے ساتھ تمہاری دعاؤں کے نتیجہ میں میری دعاؤں میں رفعت پیدا ہوگی کیونکہ ثابت ہوگا کہ تمہارے نزدیک دعا کی اہمیت ہے۔

یہ مفہوم تھا جو حضرت (-) بانی سلسلہ نے سمجھا دعا بلندی عطا کرنے کے لئے یہاں تک کہ وہ آسمان کے کنگروں کو چھونے لگے ضروری ہے کہ عمل ان کا موید ہو' عمل ان کا مددگار ہو۔ بسا اوقات دعا کرنے والے کا عمل انسان کی دعاؤں کا مددگار بنتا ہے اسی لئے کہا جاتا ہے کہ فلاں مستجاب الدعوات ہے' نیک ہے اس سے دعا کی درخواست کرو۔ اس درخواست میں یہی مفہوم پیش نظر آتا ہے ورنہ دعا تو ہر ایک انسان کرتا ہے اور بعض دفعہ بدوں کی دعا بھی سنی جاتی ہے۔ اس سے کوئی انکار نہیں لیکن جس کا عمل مستقل طور پر دعا کی مدد کر رہا ہے وہ اس کو طاقت بہم پہنچا رہا ہے اس کی دعا واقعتہً عرش تک پہنچ رہی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کا عمل بھی ضروری ہوتا ہے۔ اگر وہ ان نیکیوں سے بے پرواہ ہے جن نیکیوں کے لئے اس کی خاطر دعا کی جاتی ہے تو اس کے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔ اس مسئلہ کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض لوگوں نے بعض حدیثوں کے مفہوم کو سمجھا نہیں اور غلط اعتراضات پیدا ہوئے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے دو اشخاص کی ہدایت کی دعا خاص طور پر اپنے رب سے کی تھی ایک وہ جو ابوجہل کے نام سے مشہور ہوا اور ایک ان میں سے عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ عمرؓ کے حق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعا مقبول ہوئی اور بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ ابوجہل کے حق میں مقبول نہیں ہوئی اور گویا آنحضرت ﷺ کی ایک دعا نامقبول ہوئی۔ آپؐ کی دعا نامقبول نہیں ہوئی۔ یہ کلمہ گستاخی کا ہے بلکہ ابوجہل کا عمل نامقبول تھا اور اس عمل کی نامقبولیت تھی جو اس صورت میں ظاہر ہوئی کہ وہ جاہل کا جاہل مر گیا بلکہ اجہل ہو کے مرا۔ اس لئے جس کے حق میں دعا کی جاتی ہے اس کے عمل کی صداقت اس کی سچائی دعا کرنے والے کی دعاؤں کی مدد کر رہی ہوتی ہے۔

پس آج اس نکتہ کو سمجھ کر اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے ان بھائیوں کے لئے دعائیں کریں جن کا آج کا عمل آپ کی دعاؤں کی تائید کر رہا ہے۔ آج انہوں نے اپنے عمل سے ثابت کر دیا ہے کہ عبادت کی کچھ نہ کچھ عظمت وہ ضرور اپنے دل میں رکھتے ہیں کچھ نہ کچھ اطاعت کا جذبہ ضرور ان کے دل میں زندہ ہے اگر ان میں زندگی کی رمق نہ ہوتی تو آج کے دن بھی وہ خدا کے حضور حاضر نہ ہوتے۔ پس سارا سال جو میں عبادت کی اہمیت کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں اور کہتا رہا ہوں کہ آپ اپنے ان بھائیوں کے لئے کوشش کریں آج ان کے لئے کوشش کا ایک بہت ہی سنہری موقعہ ہاتھ آیا ہے۔ آج ان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں بلکہ محبت اور پیار کی نظر سے دیکھیں' ان کے لئے درد محسوس کریں اور آج کے دن اپنی دعاؤں میں خاص طور پر ان نئے آنے والوں کو یاد رکھیں اور دعا کریں کہ اے خدا آج کا عمل تو کس طرح جھٹلائے گا' آج تو یہ چل کر تیرے حضور حاضر ہو گئے' آج تو ہم یہ دعا منوا کر اٹھیں گے کہ ان کو ہمیشہ کا عبادت گزار بنا دے' ہمیشہ کے لئے اپنا تابع اور فرمانبردار بنا دے' ان کو اپنے وفادار بندوں میں شمار کر لے اور ان کے دل میں ایک ایسی لگن لگا دے کہ یہ بے اختیار ہو کر تیرے حضور حاضر ہوا کریں' تیری محبت کے بندھے ہوئے بے بس ہو کر تیری... طرف دوڑتے ہوئے آیا کریں اور نہ صرف یہ کہ یہ جمعہ کی آواز پر لبیک کہیں بلکہ انہیں پانچ وقت کی ہر آواز پر لبیک کہنے کی سعادت عطا فرما۔

(از خطبہ 6 جون 1986ء)

OOO

کامیابی کے لئے "تخت یا تختہ" کا جذبہ ضروری ہے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں

"تحریک جدید تمہیں اس وقت تک کامیاب نہیں کر سکتی جب تک رات دن ایک کر کے کام نہ کرو یعنی راتوں اور دنوں پر قبضہ نہ کر لو اور ایسی عادت نہ ڈالو کہ جس کام کو اختیار کرو اسی طرح کرو کہ جس طرح ہمارے ملک میں کہتے ہیں "تخت یا تختہ" جب تک یہ روح پیدا نہ ہو۔ جب تک کوئی شخص اپنے آپ کو فنا کرنے کے لئے تیار نہ ہو اس وقت تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی پس میں جماعت کے نوجوانوں کو پھر توجہ دلاتا ہوں کہ وہ تحریک جدید کی اہمیت کو سمجھیں اور خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ذمہ داریاں ان پر عاید ہوتی ہیں ان پر غور کریں اور جہاں تک ان سے ممکن ہو سکے زیادہ سے زیادہ قربانی کریں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ

خدماتِ سلسلہ

مدرستہ الخواتین میں تعلیم کے مقصد کو آپ نے کما حقہ پورا کیا۔ حضرت امام جماعت الثانی کا کاکرم ہونے کی وجہ سے آپ بھی خواتین کا مرجع و مرکز تھیں۔ بعض خدمات وغیرہ کا ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ حضرت صاحب نے یہ ہدایت دی کہ نصرت گرلز سکول کی نگرانی لجنہ کرے۔ نظارت تعلیم کے مشورہ کی روشنی میں پانچ ممبرات کی ایک کمیٹی اس مقصد کے لئے زیر صدارت حضرت سیدہ ام ناصر صاحبہ تجویز ہوئی۔ جنوری 1930ء میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ بھی اس کی ممبر مقرر ہوئیں۔

2۔ جلسہ سالانہ خواتین 1930ء کی منتظمہ سیدہ ام طاہر صاحبہ تھیں۔ آپ نے تقریر بھی کی۔ موضوع تھا "عورتوں کی اصلاح خودان کے ہاتھ میں" زنانہ فرودگاہوں میں ساڑھے سات صد مستورات نے قیام کیا۔ سوادو صد نے بیعت کی۔

3۔ زنانہ جلسہ گاہ کی منتظمہ 1931ء میں سیدہ ام طاہر صاحبہ تھیں۔ اس جلسہ سالانہ پر حضرت صاحب نے مستورات کو مالی قربانی کے علاوہ سلائی، تعلیم اور تقاریر میں دوسری عورتوں سے سبقت لے جانے کی کوشش کرنے کی تلقین کی اور عورتوں کے ایثار اور مالی قربانی کی تعریف کی۔

4۔ جلسہ سالانہ خواتین 1933ء یہ جلسہ گاہ توسیع کے باوجود ناکافی ثابت ہوئی۔ سیکرٹری لجنہ سیدہ ام طاہر صاحبہ نے جو منتظم جلسہ بھی تھیں سالانہ رپورٹ پیش کی۔

5۔ جلسہ سالانہ خواتین 1935ء میں سیکرٹری لجنہ سیدہ صاحبہ محترمہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی جس میں چندہ تحریک جدید کے بارے میں لجنہ کی مساعی حسنہ کا ذکر کیا۔ یہ بھی بتایا کہ اس وقت بیرون قادیان صرف سولہ مقامات پر لجنات قائم ہیں۔ اسی سال میں ایک تقریب کے سلسلہ میں آپ نے بیوگان ویتامیٰ کے لئے روپیہ جمع کرنے کی تحریک کی۔

6۔ جون 1936ء میں آپ نے حضرت صاحب کی ایک ہدایت کی تعمیل میں ہدایات دیں کہ قادیان میں لجنہ کی محلہ وار کمیٹیاں قائم کی جائیں۔

7۔ زنانہ جلسہ سالانہ 1936ء کے موقع پر جلسہ گاہ کی منتظمہ آپ تھیں۔ اس سال پہلی بار مردانہ جلسہ گاہ میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام ہوا تھا۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ خواتین کو شکایت ہے کہ ان کے جلسہ میں ایسا انتظام نہیں۔ سو آئندہ وہاں بھی اس کا انتظام ہو اور ایسے رنگ میں ہو کہ مردانہ جلسہ گاہ سے اس کا اتصال ہو جسے خواتین کی تقریروں کے وقت توڑ دیا جائے۔

8۔ آپ نے 1937ء میں لجنہ لاہور کو تحریک کی کہ غرباء فنڈ کھولیں۔ سو اس میں بہنیں آنہ دو آنے ماہوار چندہ ادا کرتی تھیں جس سے مقامی غرباء کی مدد کی جاتی تھی۔

سیدہ صاحبہ محترمہ کے مکان پر حضرت امام جماعت الثانی درس دیتے تھے۔ اس درس کے بعد اشاعت مصباح کے لئے قائم شدہ کمیٹی کا اجلاس زیر صدارت سیدہ ام طاہر صاحبہ منعقد ہوا۔

9۔ انگلستان سے نومبر 1938ء میں حضرت مولوی شیر علی صاحب، حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد، اور ان کی معیت میں حضرت مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور مصر سے محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مراجعت فرما ہوئے تھے۔ زیر اہتمام سیدہ ام طاہر صاحبہ لجنہ قادیان کی طرف سے ان کو دعوت افطاری دی گئی اور سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں حضرت مولوی شیر علی صاحب نے لجنہ کا شکریہ ادا کیا۔

10۔ چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں فنانشل سیکرٹری تحریک جدید حضرت چوہدری برکت علی خاں صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"لجنہ اماء اللہ قادیان میں سے سب سے پہلے نمبر پر حضرت سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ ہیں، جو ابتدائے تحریک سے تحریک کو کامیاب کرنے میں خواہ وعدوں کا کام ہو یا وصولی کا، خود نہایت سرگرمی اور محنت شاقہ سے حصہ لیتی ہیں بلکہ وعدوں کے وصول کرنے میں تو قابل رشک اور قابل تعریف نمونہ مردوں کے لئے بھی پیش کرتی ہیں۔ وہ اس طرح کہ خود اپنا چندہ ابتدا ہی میں ادا فرمادیتی ہیں اور ساتھ ہی اس کے اپنے ساتھ کام کرنے والی بہنوں کو ہشیار اور چوکس رکھتی ہیں کہ وہ تحریک جدید کے وعدوں کو وقت کے اندر نہیں بلکہ وقت سے پہلے ختم کرلیں تا ان کو زیادہ ثواب ہو اور اس میں وہ خدا کے فضل سے اکثر کامیاب ہو جاتی ہیں۔"

چندہ سال پنجم کے وعدہ جات کے حصول اور وصولی کے لئے آپ کے مکان پر زیر صدارت حضرت سیدہ ام وسیم صاحبہ ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں دو بزرگان نے بھی تقاریر کیں۔ پہلے سال قادیان کی لجنہ کی فہرست قریباً ساڑھے چار ہزار، دوسرے سال قریباً ساڑھے پانچ ہزار اور تیسرے سال سات ہزار روپے سے کچھ زیادہ تھی۔ 1940ء میں حضرت صاحب نے فرمایا کہ قادیان کے اس چندہ کی وصولی نہ صرف پچھلے سال سے کم ہے بلکہ یہ پہلا سال ہے کہ باہر کی کئی جماعتوں سے بھی کم ہے:۔

"اس میں بہت سا دخل میری ایک بیوی کی بیماری کا بھی ہے جو لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری ہیں۔ اور جو بیمار رہنے کی وجہ سے ہی چندہ کی وصولی کا اہتمام نہ کر سکیں۔"

"لجنہ...... کو چاہئے تھے کہ.... فوراً کسی اور کو سیکرٹری بنالیا جاتا..... عورتوں کے اندر...... جو اخلاص پایا جاتا ہے اس کے لحاظ سے یہ کوئی بعید بات نہیں تھی کہ اگر وہ تن دہی سے کام شروع کر دیتیں تو...... مردوں سے بڑھ کر نہ رہتیں..... التوا.......(کا) نتیجہ یہ ہوا کہ وہ نیک نامی جو برابر پانچ سال ان کو حاصل ہو رہی تھی اس سال نیک نامی کے حصول سے وہ محروم رہیں۔"

اس تلقین کے زیر اثر اس سال کے چندہ تحریک جدید کو کامیاب کرنے میں قادیان کی جن چھ مستورات کے نام دعا کے لئے حضرت صاحب کی خدمت میں 29۔ رمضان کو 1940ء میں پیش کئے گئے۔ ان میں حضرت سیدہ ام طاہر صاحبہ کا نام بھی شامل تھا۔

11۔ مئی 1939ء کے خطبہ میں حضرت امام الثانی نے بیوت الذکر کی توسیع کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"عورتوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ وہ جمعہ کے ثواب سے بالکل محروم رہتی ہیں۔ ایک عرصہ سے وہ جمعہ اور خطبہ سے محروم رہتی ہیں۔ اب لاؤڈ اسپیکر لگ جانے کی وجہ سے وہ ام طاہر کے صحن میں جمع ہو کر شامل ہو جاتی ہیں۔ لیکن بیت الذکر میں آکر عبادت کرنا جو ثواب رکھتا ہے وہ کسی کے گھر میں بیٹھ کر پڑھنے سے بہت زیادہ ہے۔ پس میرے نزدیک بیت اقصیٰ میں توسیع کی بھی ابھی ضرورت ہے اور بیت مبارک کی بھی۔"

بیت اقصیٰ کے ایک حصہ میں خواتین کے لئے باپردہ جمعہ میں شرکت کا انتظام کیا گیا لیکن بچوں کے شور و غل وغیرہ کی وجہ سے حضرت صاحب نے حسب سابق سیدہ ام طاہر صاحبہ کے مکان میں ہی انتظام کرنے کی ہدایت فرمائی۔

12۔3۔ دسمبر کو پہلی بار یوم پیشوایان مذاہب منایا گیا۔ جس کے بیت اقصیٰ میں منعقدہ جلسہ کی تقاریر اسی طرح اس مکان میں خواتین نے سنیں۔

13۔ سیدہ صاحبہ محترمہ جنرل سیکرٹری لجنہ نے 27۔ فروری 1940ء کو اپنے بھائی حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی معیت میں قادیان کے متصلہ دیہات بھینی بانگر، ننگل خورد و ننگل کلاں اور قادر آباد کی خواتین کی تعلیم کا معائنہ کیا۔

14۔ محترمہ زکیہ بیگم صاحبہ دختر مکرم شیخ محمد لطیف صاحب نے بیکار عورتوں کو سلائی اور کشیدہ کاری کا کام سکھلانے کے لئے 1940ء میں قادیان میں ایک صنعتی مدرسہ جاری کیا تاکہ ایسی مستورات اپنی آمد پیدا کرنے کے قابل ہو سکیں۔ حضرت امام جماعت نے موصوفہ کی دستکاری کے نمونہ دیکھ کران پر پسندیدگی کا اظہار تحریراً کیا۔ اس مدرسہ کا افتتاح حضرت اماں جان نے فرمایا۔ اس موقعہ پر سیدہ ام طاہر صاحبہ نے اس مدرسہ میں داخلہ لینے کی تحریک مستورات میں کی۔

15۔ سیدہ موصوفہ نے 4۔ جنوری 1941ء کو اپنے مکان پر گزشتہ جلسہ سالانہ کی کارکنات کو دعوت چائے دی۔ جس میں حضرت صاحب بھی دعا کی خاطر شریک ہوئے اور رپورٹ سنائے جانے کے بعد حضرت صاحب نے ہدایات دیں کہ رپورٹ میں کیا کچھ ہونا چاہئے۔

16۔ نصرت گرلز ہائی اسکول اور دینیات کالج قادیان کی طالبات کا ایک مقابلے امتحان ہر سال علمی و دینی ترقی کے لئے ہوتا تھا۔ 1941ء میں محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ اول آئیں اور سیدہ ام طاہر صاحبہ کے دست مبارک سے موصوفہ نے "(-) میڈل" پایا۔

20۔ مارچ 1941ء کا ماہانہ جلسہ لجنہ سیدہ ام طاہر صاحبہ کے مکان پر منعقد ہوا جس میں حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل کی تقریر ہوئی۔

فروری 1943ء میں آپ کے مکان پر لجنہ قادیان کا جلسہ منعقد ہوا جس میں محترمہ موصوفہ نے بھی تقریر کی جو "تعلیم نسواں اور پردہ" کے بارے میں نصائح پر مشتمل تھی۔ اسی ماہ میں محلہ دارالانوار کی لجنہ کا جلسہ آپ کی صدارت میں ہوا۔ جس میں آپ نے مستورات کو تعاون کرنے، ایفائے عہد کرنے اور ناجائز رسومات کو ترک کرنے کی تلقین کی۔

احباب نے 1943ء میں حضرت امام جماعت الثانی کے بارے میں منذر خوابیں دیکھیں۔ اس پر حضرت اماں جان کی طرف سے آپ کے لئے دعا کرنے کی تحریک بار بار ہوئی۔ حضرت صاحب علیل ہو گئے اور علالت نے طول پکڑا۔ مردوں اور عورتوں نے صدقات دیئے۔ جون میں سیدہ ام طاہر صاحبہ کے مکان پر مقامی لجنہ کی طرف سے حضرت صاحب کی صحت و درازی عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

مئی 1943ء میں سیدہ محترمہ صدر لجنہ حضرت امام الثانی کی معیت میں دہلی تشریف لے گئیں اور وہاں کی لجنہ کے جلسہ میں شریک ہوئیں جس کی عہدہ داران اور خواتین آپ کی قیمتی نصائح سے مستفیض ہوئیں۔ اجلاسات میں درثمین کثرت سے پڑھنے، فرماں برداری کی روح پیدا کرنے اور امور خیر میں جلدی کرنے دعوت الی اللہ کو اپنا مقصد بنانے اور اپنا نیک نمونہ پیش کرنے کی جو کہ بہترین دعوت الی اللہ ہے۔ بچوں کی تربیت کی طرف متوجہ ہونے اور لجنہ کے ساتھ تعاون کرنے کے بارے میں یہ نصائح تھیں۔ ایک اور اجلاس منعقد کرا کے آپ نے کارکنات کے فرائض بیان کئے اور عہدہ داران لجنہ کا انتخاب کروایا۔ نیز اس لجنہ کو امتہ الحئی لائبریری کی شاخ کھولنے کی بھی تحریک کی۔

(تابعین .... احمد)

OOO

> مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے۔ اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا عبدالباسط شاہد

ایک مثالی بہن - سکینہ سیفی

پیکر ایثار و انکسار، عجز و خدمت کا حسین امتزاج پیاری بہن سکینہ سیفی 24 ستمبر 1997ء کو کراچی میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اپنے سب اعزہ و اقارب اور بے شمار ملنے اور جاننے والوں کو سوگوار چھوڑ گئیں۔

برادرم مکرم سیفی صاحب کی نصف صدی سے زائد کی شاندار جماعتی خدمات کے پیچھے یقیناً اس باہمت خاتون کا بہت بڑا ہاتھ ہے جس نے ہر قسم کے حالات میں کسی قسم کی شکایت اور شکوہ کے بغیر گھر کے ہی نہیں باہر کے کام بھی اپنے ذمہ لیتے ہوئے انہیں وقف کے انتہائی اہم اور مشکل تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے آزاد کر دیا ہوا تھا۔ گھر کا کام کاج تو قریباً ہر خاتون خانہ کرتی ہی ہے مگر اپنے خاوند کی خدمت اس نقطہ نظر سے کرنے کی توفیق پانا کہ اس طرح میرے خاوند کو جماعتی کاموں کی سرانجام دہی کے لئے زیادہ وقت مل سکے گا اور وہ زیادہ سکون سے یہ کام سر انجام دے سکیں گے۔ ہماری اس بہن کا ہی کام تھا۔ بہت دفعہ یہ بھی دیکھنے میں آیا کہ خود بخار میں مبتلا ہیں یا کسی اور تکلیف میں ہیں مگر گھر کے کاموں کو اس طرح سرانجام دینے کی کوشش کر رہی ہیں کہ ان کے شوہر کو بھی اس کا علم نہ ہو مبادا وہ پریشان و فکر مند ہو کر اپنا کام وقت پر پورا نہ کر سکیں یا اس میں کوئی کمی رہ جائے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میاں بیوی میں مکمل ہم آہنگی اور باہم محبت تھی ہمارے گھروں میں ان کے پیار و محبت سے رہنے کو بطور مثال اور نمونہ پیش کیا جاتا تھا۔ اکثر دونوں ہی اکٹھے دیکھنے میں آتے تھے۔

برادرم سیفی صاحب کی زندگی میں تو کام ہی کام ہے انہیں اس بات سے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا کہ وہ گھر میں کام کر رہے ہیں یا دفتر میں کیونکہ ان کا گھر بھی ان کے دفتر کی طرح ہی ہوتا ہے چاروں طرف کتب و کاغذات بکھرے ہوئے اور وہ لکھنے پڑھنے میں مصروف ایسے میں تھوڑا وقفہ کر کے کسی کے ہاں جانے پر آمادہ کرنا اور دونوں کا اکٹھے جانا بھی اسی مقصد سے ہوتا تھا کہ مسلسل بیٹھے رہنے سے طبیعت خراب ہو کر سلسلہ کے کام میں رکاوٹ پیدا نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک لمبے عرصہ تک اپنے حلقہ کی صدر لجنہ کے طور پر خدمت بجا لانے کی توفیق عطا فرمائی اسی طرح بچوں کو کلام الٰہی پڑھانے کا بھی لمبا عرصہ اہتمام کیا۔ اور اس وجہ سے آپ سے ملنے والوں اور استفادہ کرنے والوں کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ یہ بات پورے یقین اور وثوق سے کہی جا سکتی ہے کہ آپ نے کبھی کسی کو ناراض ہونے کا موقع نہیں دیا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے محلہ کے لوگ اور عزیز و اقارب آپ کی خوش خلقی کی وجہ سے آپ سے عزت و احترام کا سلوک ہی کرتے تھے۔ برادرم سیفی صاحب ایک لمبا عرصہ خدمات دینیہ کے سلسلہ میں بیرون ممالک اکیلے ہی رہے اس سارے عرصہ میں بڑے صبر و تحمل اور بردباری کے ساتھ آپ اپنے بچوں کی پرورش و تربیت میں مصروف رہیں۔ آپ کے چار بیٹے اور ایک بیٹی پانچوں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے اعلیٰ تعلیم اور حسن اخلاق سے مزین ہونے کی وجہ سے عملاً اس امر کے گواہ اور ثبوت ہیں کہ ان کی عظیم والدہ نے ان کی تربیت کا حق ادا کر دیا۔ چند سال آپ کو بھی خدمت کے میدان میں بیرون ملک نائیجیریا میں رہنے کا موقع ملا اس زمانہ میں وہاں ہمارے جتنے بھی مربی تھے وہ سب اس ہمدرد خاتون کی بزرگانہ شفقت و محبت سے حصہ پاتے رہے۔ آپ افریقن خواتین سے پیار و محبت سے پیش آتیں اور ان کی تعلیم و تربیت میں عملاً اس توجہ اور انہماک سے حصہ لیتیں کہ وہ آج تک اس سلوک کو بھلا نہیں سکیں اور انہیں ایک مہربان ماں کی طرح یاد کرتی ہیں۔

حسن اتفاق سے ہمارا گھر ان کی رہائش گاہ سے قریب ہے اس وجہ سے ہمیں ان کی شفقت و پیار سے استفادہ کا زیادہ موقع ملتا رہا۔ عام پڑوسیوں میں جو لین دین اور سلوک ہوتا ہے اس سے کہیں بڑھ کر ہر ایسے موقع پر جب یہ خاکسار گھر پر نہیں ہوتا تھا میری اہلیہ اور بچوں کو ان کی پیار بھری توجہ اور نگرانی حاصل ہوتی تھی۔ ہمارے بچے بہت زیادہ مانوس اور باہم اکٹھے ہی اٹھتے بیٹھتے اور کھیلتے بڑھتے رہے۔ جتنا عرصہ خاکسار پاکستان سے باہر رہا بچوں کی خیریت کی خبر ان کے ذریعہ ملتی رہی اور اس زمانہ کی میرے بچوں کی اکثر تصاویر ان کے ہاں کی ہیں۔ خاکسار کی بہت حوصلہ افزائی کیا کرتی تھیں۔ بعض واقعات کو بیان کر کے کہا کرتی تھیں کہ میرے اس بھائی نے میرا بہت ساتھ دیا ہے۔ اسی طرح میری اہلیہ صاحبہ سے بھی بہت پیار کرتی تھیں بسا اوقات تو یہ بھی ہوتا تھا کہ اگر دن میں ایک سے زیادہ مرتبہ بھی ان سے ملتیں تو مصافحہ کے علاوہ معانقہ بھی ضرور کرتیں اور پھر ان کی حوصلہ افزائی کے لئے کسی کپڑے کسی کھانے کی خوب تعریف کر کے ان کو خوش کر دیتیں۔ اور ان کا یہ سلوک غالباً سب ملنے والوں سے ہی تھا کیونکہ ان کی زندگی اور حالات پر نظر ڈالنے سے یوں لگتا ہے کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے اور دوسروں کی خدمت کرنے کے لئے اپنے آپ کو وقف کئے ہوئے تھیں۔ اللہ تعالیٰ مغفرت و قرب سے نوازے۔

○○○

انصار اللہ کا فرض

○ انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال سے دین حق کی نصرت نمایاں طور پر کریں۔ آپ لوگ اپنے اوقات کی قربانی کریں اپنی جانوں کی قربانی کریں اور خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت اور احمدیت کی ترویج کے لئے دن رات کوشش کرتے رہیں اگر ہم یہ نہیں کرتے اور محض اپنا نام لکھا دینا کافی سمجھتے ہیں تو ہم اپنے عمل سے خدا تعالیٰ کی محبت کا کوئی ثبوت نہیں دیتے"۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

یاد رفتگان

حافظ محمد صدیق مربی سلسلہ

مکرم اقبال احمد ملک (جیالوجسٹ)

مکرم اقبال احمد ملک امسال 19 ستمبر بروز جمعہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ آپ عرصہ سے لاہور میں مقیم تھے۔ آپ کا کسی قدر تعارف یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب کا نام ملک محمد شفیع تھا۔ اقبال احمد 1946ء میں شرقپور بھینی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم ربوہ سے حاصل کی آپ نے ایم۔ ایس۔ سی پنجاب یونیورسٹی سے کی حال ہی میں ان کے بڑے بھائی مکرم ملک نور الٰہی صاحب سے ملاقات ہوئی ملک نور الٰہی صاحب وحدت کالونی میں بطور صدر جماعت کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں انہوں نے مجھے بتایا کہ اقبال احمد ملک ان کا صرف بھائی ہی نہیں تھا بلکہ ایک بہت پیارا دوست بھی تھا۔ ملک اقبال صاحب بعارضہ قلب چند سالوں سے بیمار تھے اور اسی مرض کے نتیجہ میں ان کی وفات ہوئی۔ میرے ساتھ مکرم ملک صاحب موصوف کے بہت پرانے تعلقات ہیں۔ ملک صاحب کو سلسلہ کی خدمت کا بچپن سے شوق تھا اور آپ اسی وجہ سے سلسلہ کے خدام سے بہت پیار کرتے تھے۔ میرے ساتھ اقبال صاحب کی دوستی کی ابتدا ایک وقف عارضی کے نتیجہ میں ہوئی۔ بلکہ وقف عارضی کی برکت کہیئے۔ خاکسار ان دنوں جامعہ احمدیہ میں درجہ اولیٰ یا ثانیہ میں تھا پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ محترم میر داؤد احمد صاحب نے تمام طلباء کو گرما کی تعطیلات میں وقف عارضی کرنے کی ہدایت کی چنانچہ وقف عارضی کے لئے مجھے یہ سعادت حاصل ہوئی کہ مجھے ایک ایسے وفد کا ممبر بنایا گیا جس میں اقبال احمد صاحب ملک اور منیر الدین صاحب شمس (لندن) دونوں شامل تھے۔ ہم تینوں کو دفتر وقف عارضی نے ہدایت کی کہ ہم اپنا عرصہ وقف شیخوپورہ شہر کی جماعت میں گزاریں۔ مکرم اقبال احمد صاحب ملک شرقپور بھینی سے تشریف لائے تھے اور آپ ہمارے وفد کے امیر بھی تھے۔ ہم تینوں نے باقاعدہ پروگرام بنا کر شیخوپورہ شہر میں جماعت کے تربیتی امور سر انجام دئے۔ وقف عارضی کی ایک خاص بات یہ ہے کہ اس میں خود ہی کھانا بھی پکانا ہوتا ہے اور اجازت ہوتی ہے کہ آپ اپنے خرچ پر ہوٹل سے کھالیں چنانچہ ہم تینوں نے وقف عارضی کے پندرہ دن بہت مصروفیت سے گزارے کبھی ہم بچوں کو قاعدہ پڑھانے یا کلام الٰہی پڑھانے مختلف حلقوں میں جاتے اور کبھی اکٹھے ہی کھانے کی تیاری میں مصروف ہوتے اور کبھی وفد کی صورت میں جماعت کے بعض افراد سے ملاقات کے لئے جاتے۔ بیت سے ملحقہ آبادی میں متعدد احمدی گھرانے آباد ہیں ان کے ساتھ بھی ہمارا پیار ہو گیا۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب جماعت کے امیر تھے آپ سے بھی ہماری ملاقات ہوا کرتی تھی آپ بہت محبت کے ساتھ پیش آتے تھے اور ہمارے اس وفد کے کام کو سراہتے بھی تھے۔ اور افراد جماعت کو ہمارے ساتھ تعاون کی تلقین بھی فرماتے تھے۔ اس وقف عارضی کے بعد مکرم اقبال احمد ملک صاحب کا ہمارے ساتھ اتنا گہرا تعلق ہو گیا کہ آپ اپنے گاؤں شرقپور میں ہمیں مختلف تقریبات پہ بھی بلاتے۔ شرقپور بھینی جو کہ پرانا گاؤں تھا اب شاید وہ جگہ دریا کی نذر ہو چکی ہے۔ وہاں ایک موقعہ پر جلسہ میں شرکت کے لئے اقبال احمد صاحب نے مجھے دعوت دی اس تقریب میں مجھے یاد ہے مکرم جناب محمد احمد صاحب ثاقب (سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ) کے والد صاحب جو کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ کے رفیق تھے وہ بھی شامل تھے۔ ایسے ہی ایک اور تقریب پر خاکسار جب وہاں پہنچا تو خاکسار کو حضرت مولوی محمد حسین صاحب سبز پگڑی والوں سے بھی ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ مکرمی اقبال احمد سلسلہ کے لئے بہت ہی فدائیت کا جذبہ رکھتے تھے اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ گلشن اقبال لاہور میں بھی بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ آپ کو خدمات کی توفیق بخشی۔ میں جب بھی لاہور جاتا اقبال احمد صاحب ملک سے ضرور ملاقات کرتا۔ آپ اپنا کام چھوڑ کر سلسلہ کے کاموں میں تعاون کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ لاہور میں آپ واپڈا میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے طور پر جیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں خدمات سرانجام دے رہے تھے آپ عرصہ سے سنی ویو میں جو کہ واپڈا کا دفتر ہے وہاں تعینات تھے۔ آپ کا اپنے ماتحت عملہ کے ساتھ بھی بہت اچھا تعلق تھا۔ آپ اتنے مہمان نواز تھے کہ آپ نے اپنے دفتر میں ہدایت کی ہوئی تھی کہ آپ کی غیر موجودگی میں آپ کا جو بھی مہمان آئے اسے ضرور چائے پلائی جائے۔ آپ ایک مخلص ہمدرد اور بے تکلف دوست تھے۔ آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ اپنے دوستوں کے ساتھ آپ نے ہمیشہ بھائیوں جیسا سلوک رکھا۔ آپ کی خوبیاں ہمیشہ یاد رہیں گی مجھے یقین ہے آپ کے ڈیپارٹمنٹ میں آپ کے افسر بھی ضرور آپ سے خوش ہونگے۔ آپ اپنے ماتحتوں کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے ایک دفعہ میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے ماتحت کا خود اس کی رہنمائی کر کے کیس تیار کر رہے تھے میں نے ایسے افسر بہت کم دیکھے ہیں جو اپنے ماتحت کے ساتھ اس طرح ہمدردی سے پیش آئیں۔ مکرم اقبال احمد صاحب ملک اپنے اچھے اوصاف کے باعث اکثر یاد آتے رہیں گے۔ حال ہی میں جب خاکسار لاہور گیا اور حسب معمول ان سے رابطہ کرنے کی غرض سے مکرم حنیف محمود صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے آپ کی خیریت دریافت کرنا چاہی تو انہوں نے فرمایا کہ مکرم اقبال احمد صاحب تو انتقال کر گئے ہیں آپ کو معلوم نہیں۔ مجھے تو یہ خیال بھی نہیں تھا کہ ملک صاحب موصوف رحلت فرما گئے ہوں گے لہٰذا اس اچانک خبر سے مجھے بہت دکھ ہوا اور حیرت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 31313 میں زاہدہ بشریٰ زوجہ چوہدری نصیر احمد جاوید صاحب قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ضلع حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ مبلغ۔/6000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔3۔ زیورات طلائی وزنی پندرہ گرامز مالیتی۔/6000 روپے۔ 4۔ سلائی مشین مالیتی۔/600 روپے۔ 5۔ طلائی کوکا مالیتی۔/60 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ بشریٰ C/O چوہدری نصیر احمد انجینئر مشتاق ٹیکسٹائل ملز سائٹ ایریا حیدر آباد گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد جاوید وصیت نمبر 24389 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 نصیر الدین انجم مربی سلسلہ وصیت نمبر 25715۔

مسل نمبر 31314 میں عبد القدوس شاہد ولد عبد الکریم قوم گجر پیشہ طالب علمی عمر 22 سال 9 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد سندھ حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-5-5 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از جامعہ احمدیہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد القدوس شاہد طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 راغب ضیاء الحق جامعہ احمدیہ گواہ شد نمبر 2 محمود احمد منیر وصیت نمبر 28247۔

مسل نمبر 31315 میں مبشرہ صدیقہ زوجہ رانا مشہود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر 63 تحریک جدید ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-4-23 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/12000 روپے۔ 2۔ زیور طلائی 2 تولہ مالیتی۔/8000 روپے۔ 3۔ چاندی کا سیٹ مالیتی۔/200 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مبشرہ صدیقہ کوارٹر نمبر 63 تحریک جدید ربوہ گواہ شد نمبر 1 مسعود احمد پاشا وصیت نمبر 27858 گواہ شد نمبر 2 رانا خالد احمد ولد رانا لطیف احمد کوارٹر نمبر 63 تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر 31316 میں محمود منیر اکبر ولد محمود مجیب اصغر قوم قریشی پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے پچیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 5/6 دار الصدر شمالی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمود منیر اکبر 5/6 دار الصدر شمالی ربوہ گواہ شد نمبر 1 چوہدری محفوظ الرحمٰن وصیت نمبر 7389 گواہ شد نمبر 2 محمد اکرم خالد وصیت نمبر 24122۔

مسل نمبر 31317 میں شیخ مظفر محمود ولد شیخ منور دین قوم شیخ پیشہ فارغ از کار عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 12/2 دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والدین و سرمایہ تجارت نقد۔/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3000 روپے ماہوار بصورت منافع از بینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ مظفر محمود 12/2 دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر 1 کاشان احمد پسر موصی گواہ شد نمبر 2 محمد ادریس 16/2 دار البرکات ربوہ۔

مسل نمبر 31318 میں عرفان احمد ابڑو ولد محمد اصغر ابڑو قوم ابڑو پیشہ طالب علمی عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ حال طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/300 روپے ماہوار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عرفان احمد ابڑو طاہر ہوسٹل ربوہ گواہ شد نمبر 1 محمد عباس احمد وصیت نمبر 29407 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد بھٹی وصیت نمبر 27770۔

مسل نمبر 31319 میں میر محمد عبد اللہ ولد میر شہباز قوم میر پیشہ بے کار عمر 65 سال بیعت پیدائشی ساکن 6/42 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پلاٹ برقبہ نمبر 6/42 واقع فیکٹری ایریا ربوہ مالیتی۔/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میر محمد عبد اللہ 6/42 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر 5844 گواہ شد نمبر 2 شیخ عبد المنان وصیت نمبر 10987۔

مسل نمبر 31320 میں سلیمہ بیگم زوجہ میر محمد عبد اللہ قوم میر کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 62 سال بیعت 1948ء ساکن 6/42 فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-6-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 6 تولہ مالیتی۔/31850 روپے۔ اور حق مہر۔/3000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلیمہ بیگم 6/42 فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر 1 سید عبد الغنی شاہ وصیت نمبر 5844 گواہ شد نمبر 2 لطف المنان طاہر وصیت نمبر 29007۔

مسل نمبر 31321 میں مختاراں بی بی زوجہ نیامت خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ عزیز نصیر آباد ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-7-11 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ نقد رقم۔/80000 روپے۔ 2۔ ایک کلہ زمین واقع موضع برج بابل۔/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مختاراں بی بی حلقہ عزیز نصیر آباد ربوہ گواہ شد نمبر 1 عبد المجید پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 رانا نیامت خان خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31322 میں سید عامر شہزاد ولد سید سمیع اللہ قوم سید پیشہ معلم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ حال معلم وقف جدید نگر پار کر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی مالیتی۔/600 روپے اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس از دفتر وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد سید عامر شہزاد معلم وقف جدید احمدیہ ہاؤس نگر پار کر سندھ گواہ شد نمبر 1 سید مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر 2 ولایت خان وصیت نمبر 25905۔

مسل نمبر 31323 میں وسیم احمد قمر ولد شیر احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر آباد ربوہ حال معلم وقف جدید نگر پار کر سندھ بقائمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 96-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد وسیم احمد قمر طاہر آباد ربوہ معلم وقف جدید نگر پارکر سندھ گواہ شد نمبر1 سید مبارک احمد شاہ وصیت نمبر18400 گواہ شد نمبر2 ولایت خان وصیت نمبر25905۔

مسل نمبر31324 میں بشریٰ ارم زوجہ مجیب احمد طاہر قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر18 سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-8-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی 310 گرام مالیتی ایک لاکھ ساڑھے انتالیس ہزار روپے حق مہر بذمہ خاوند محترم پچاس ہزار روپے زیورات نقرئی وزنی 225 گرام مالیتی انیس صد روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ ارم 19/7 دارالعلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 مظفر احمد چوہدری استاد جامعہ احمدیہ گواہ شد نمبر2 منیر احمد منیب وصیت نمبر18184۔

مسل نمبر31325 میں ارشاد بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد باجوہ قوم چیمہ پیشہ خانہ داری عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 4/4 باب الابواب ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 97-3-27 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) زیورات طلائی وزنی چار تولہ تین ماشہ آٹھ رتی مالیتی بائیس ہزار آٹھ سو روپے (2) والدین سے ملنے والی رقم نقد سولہ ہزار روپے (3) حق مہر پانچ صد روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ارشاد بیگم 4/4 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر1 چوہدری منور احمد 1/3 باب الابواب ربوہ گواہ شد نمبر2 ظفر اقبال 1/3 باب الابواب ربوہ

درخواست دعا

○ مکرم بشیر احمد اعوان صاحب ولد چوہدری غلام احمد اعوان حال مقیم فرانس شدید بیمار ہیں اور پیرس کے ایک ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

○ عزیزہ فاطمہ مختار صاحبہ نشتر بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گزشتہ بیس دن سے بیمار ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔

نتیجہ مقالہ نویسی خدام الاحمدیہ پاکستان

97-96ء

اول۔ منصور احمد خان۔ محمود آباد کراچی

دوم۔ نصیر احمد شریف۔ حافظ آباد

سوم۔ ملک مصور احمد۔ ملیر کراچی۔

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے۔ وسیم احمد بھاٹی گیٹ لاہور۔ مجیب احمد خان ڈرگ کالونی کراچی۔ احمد لقمان صادق فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔ احمد طاہر مرزا ربوہ۔ مدثر خالد وحدت کالونی لاہور۔ ملک عبدالمومن نارتھ کراچی۔ وسیم احمد ستار نارتھ کراچی۔

اللہ تعالیٰ یہ اعزاز سب کے لئے مبارک فرمائے۔ (آمین)

(مہتمم تعلیم)

اعلان داخلہ

○ ایک سالہ ڈسپنسر کورس کے لئے پنجاب کے رہائشی افراد سے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ اوپن میرٹ پر ہوگا۔ تعلیمی قابلیت میں میٹرک سائنس مضامین کے ساتھ ہونا لازمی ہے۔ سادہ کاغذ پر درخواست بمعہ میٹرک سرٹیفکیٹ' ڈومیسائل' چال چلن کا سرٹیفکیٹ' شناختی کارڈ یا والد کے "ب" فارم کی فوٹو کاپی' میڈیکل سرٹیفکیٹ متعلقہ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں 28- اکتوبر 97ء تک پہنچ جانی چاہئے۔ امیدوار اپنے رہائش ضلع کے مندرجہ ذیل ہسپتالوں میں ہی درخواستیں جمع کروائیں۔

(۱) میو۔ سرگنگارام۔ جناح۔ جنرل ہسپتال لاہور
(۲) جنرل۔ ہولی فیملی۔ ڈی ایچ کیو۔ راولپنڈی
(۳) الائیڈ۔ ڈی ایچ کیو۔ فیصل آباد
(۴) نشتر۔ سول ملتان
(۵) بی وی بہاولپور
(۶) پنجاب کے تمام ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال

○ انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس (FAST) لاہور اور اسلام آباد نے B.Sc. پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ کم از کم تعلیمی قابلیت انٹرمیڈیٹ میتھ کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ لاہور آفس واقع B-852 فیصل ٹاؤن اور اسلام آباد آفس واقع 4- بازار روڈ 6/4-G سے 500 روپے کے عوض یا 550 روپے کا بینک ڈرافٹ ارسال کرکے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 8- نومبر 97ء ہے۔ داخلہ سے قبل ٹیسٹ جو 16- نومبر 97ء کو ہوگا کلیئر کرنا لازمی ہوگا۔

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے سال 1997ء میں بیچلرز پاس کرنے والے طلباء کے لئے مندرجہ ذیل پروگراموں میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

(۱) M.A (عربی' فائن آرٹس' فرنچ' ہندی' کشمیریات' فارسی' سوشل ورک' پنجابی' اردو' پبلک ایڈمنسٹریشن' بزنس ایڈمنسٹریشن' معاشیات' انگریزی' تاریخ' اسلامک سٹڈیز' جرنلزم' فلاسفی' سیاسیات' سوشیالوجی' سپیشل ایجوکیشن۔

(۲) M.Sc. (اطلاقی نفسیات' بایو کیمسٹری' باٹنی' کیمسٹری' میتھ' فزکس' جغرافیہ' خلائی سائنس' شماریات' حیوانیات

(۳) L.L.B. پارٹ I (۴) لائبریری سائنس

داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی بک شاپ یا حبیب بینک لیمٹڈ کی مختلف شہروں میں واقع برانچوں سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 18- اکتوبر 1997ء ہے۔

○ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور نے چار سالہ B-فارمیسی کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ تعلیمی قابلیت میں F.Sc. پری میڈیکل مضامین ہونا لازمی ہے۔ داخلہ فارم وغیرہ یونیورسٹی اولڈ کیمپس کے ساتھ بغداد الجدید کیمپس برانچز حبیب بینک لیمٹڈ بمقام بہاولپور و مذکورہ بینک کی نامزد برانچوں بمقام رحیم یار خان' صادق آباد' خان پور' راولپنڈی' لاہور' فیصل آباد' ملتان' ڈیرہ غازی خان وغیرہ سے 65 روپے کے عوض دستیاب ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 25- اکتوبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

عہدیداران سے ضروری گذارش

○ تحریک جدید کا سال نمبر63 اختتام پذیر ہو رہا ہے جماعتوں کے عہدیداران سے گذارش ہے کہ اس ماہ میں چندہ تحریک جدید کی وصولی سو فیصد کرکے نئے سال کی تیاری کریں جملہ ذیلی تنظیموں سے مدد لیکر کام کیا جائے۔ جن کے ذمہ بقایا ہے ان کی فہرستیں تیار کرلی جائیں۔ اور وصولی کے لئے مناسب تعداد میں مخلصین مقرر کرکے گھر گھر جاکر چندہ تحریک جدید کی وصولی کریں۔ جمع شدہ چندہ تحریک جدید اولین فرصت میں مرکز میں بھجوانے کا اہتمام کریں۔ محترم امیر/صدر صاحبان سے درخواست ہے چندہ تحریک جدید کی سوفیصدی وصولی کے کام کی نگرانی فرمائیں۔

وکیل المال اول' تحریک جدید

بقیہ صفحہ1

جمائیں گے پھر ار د گرد کا کام آسان ہو جائے گا۔ تو کسی انسان کو دعوت دے کر بلانے سے پہلے اس کے دل میں وہ جگہ تو ڈھونڈیں جس میں آپ کا قدم صدق' آپ کی سچائی کا قدم مضبوطی کے ساتھ گڑ جائے اور وہ خوبیوں کی جگہ پر ہوگا۔ یہ ایسا ہونا صرف خوبی کی جگہ پر ممکن ہوگا۔ یہ نہیں کہ ہر اس کی عادت کے ساتھ اپنا تعلق باندھنا' اگر اکثر بد ہے تو آپ کو بد ہوئے بغیر اس سے تعلق قائم ہو ہی نہیں سکتا۔

پس خوبی کی تلاش کرنا اور اس سے تعلق باندھنا ضروری ہے۔

(از خطبہ 15 نومبر 1996ء)

○○○

بقیہ صفحہ5

بھی ہوئی کہ ابھی ایک ماہ قبل ہم دونوں لاہور میں ملے تھے مکرمی اقبال صاحب میرے ساتھ وحدت کالونی کی بیت الذکر میں منعقدہ تقریب میں موجود تھے۔ اس جلسہ کے بعد آپ مجھے اپنے گھر لے گئے۔ ہم دونوں نے خوب باتیں کیں آپ نے اپنے ہاتھ سے چائے تیار کرکے مجھے پلائی اور کھانے کی تیاری میں بھی آپ نے اپنی اہلیہ صاحبہ کا ہاتھ بٹایا۔ آپ اپنے بچوں کے ساتھ بہت محبت اور پیار سے پیش آتے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے بچے بہت ہی اچھے احمدی بچے ہیں سلسلہ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور ذہین بھی ہیں ایک بڑا لڑکا کنگ ایڈورڈ میں دوسرے سال میں ہے ایک چھوٹا بچہ ایف ایس سی کر رہا ہے۔ آپ کی ایک بچی نے بی۔ اے کرلیا ہوا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقامی لجنہ کے ساتھ تعاون بھی کرتی ہیں۔ امید ہے آپ کے چاروں بچے جن میں ایک بچی چھوٹی ہے یہ سب سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں گے اور اپنے والد کے نیک اوصاف کو اپنے اچھے عمل سے ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ملک صاحب موصوف کی اہلیہ کو بھی صحت و عافیت کے ساتھ اپنے بچوں کی نگہداشت کی طاقت عطا فرمائے اور ملک صاحب کے سب پسماندگان کو صبر کی طاقت بخشے۔

ملک صاحب کے اعلیٰ اخلاق کا اندازہ اس بات سے بھی ہوتا ہے کہ آپ کے جنازہ میں احمدی احباب کے علاوہ دوسرے احباب بھی جو آپ کے دوست تھے شامل ہوئے آپ کے دفتر کے بعض دوستوں نے آپ کو اپنی دفتری روایات کے مطابق اعزاز کے ساتھ دفن کرنے کی خواہش کا اظہار بھی فرمایا۔ یقیناً ایسے احمدی جو اس طرح اپنوں میں اور بیگانوں میں حسن اخلاق سے گھر کر لیتے ہیں جماعت کے لئے بہترین خاموش داعی الی اللہ ہیں۔ اقبال احمد ملک کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب خاص میں جگہ دے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 15- اکتوبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 20 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ قانون انصاف اور انسانی حقوق کے وزیر خالد انور نے کہا ہے کہ حکومت نے ججوں کی تقرری کا معاملہ اب عدالت پر چھوڑ دیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ عدلیہ خود اس معاملے کو طے کرے۔ حکومت کو دو ماہ پہلے معلوم تھا کہ تعداد کے بارے میں سپریم کورٹ کے سینیئر اور دوسرے ججوں کی رائے کیا ہے۔ آرٹیکل 176 کے تحت تعداد کے متعلق چیف جسٹس سے مشورہ ضروری نہیں۔ موجودہ صورت حال میں آسان ہو گیا کہ ہم اسمبلی کا اجلاس بلا کر ججوں کی تعداد کا فیصلہ کر لیں لیکن ہم ایسا نہیں کریں گے۔ آئین کے تحت چیف جسٹس کی عدم موجودگی میں قائمقام کی تقرری ضروری ہے اس سے پہلے جب چیف جسٹس کے مشورے پر قائمقام مقرر نہیں کیا تھا سپریم کورٹ کے باقی ججوں نے کام چھوڑ دیا تھا۔ وزیر قانون نے نمائندہ "نوائے وقت" سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ میرے سینے میں بہت سے راز موجود ہیں۔ لیکن میں وہ آخری آدمی ہوں گا جو عدلیہ کو نقصان پہنچائے گا۔

○ وفاقی حکومت اور سپریم کورٹ آف پاکستان کے مابین ججوں کی حالیہ تعداد کے بارے میں نیا تنازعہ شروع ہو گیا ہے۔ وفاقی وزارت قانون نے سپریم کورٹ سے تحریری وضاحت طلب کی ہے کہ سپریم کورٹ کے ججوں کی منظور شدہ تعداد 16 ہے یا 17، وزارت قانون کے ذرائع کے مطابق حکومت کے پاس جو صدارتی نوٹیفیکیشن موجود ہے اس میں ججوں کی تعداد 16 درج ہے جبکہ چیف جسٹس آف پاکستان نے 5 ججوں کی تقرری کے لئے حکومت کو لکھا ہے۔ اس وقت سپریم کورٹ میں 12 جج موجود ہیں اور اگر 5 ججوں کی خالی آسامیاں پر ہو جائیں تو تعداد 17 ہو جاتی ہے۔

○ ہائی کورٹ نے یو بی ایل اور حبیب بینک کے درجنوں ملازمین کی برطرفی روک دی ہے۔ سوئی گیس کے 121 ملازمین کی برطرفیوں کے احکامات پر عمل درآمد روک دیا گیا ہے۔

○ صوبائی وزیر صحت حافظ محمد اقبال خان خاکوانی نے کہا ہے کہ صوبے میں ڈاکٹروں کی کمی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے طے کیا گیا ہے کہ اب نئے ڈاکٹر کنٹریکٹ پر بھرتی کئے جائیں گے۔ اور جو ڈاکٹر اپنی ڈیوٹیوں سے غیر حاضر ہوں گے ان کے کنٹریکٹ ختم کر دیئے جائیں گے۔ جعلی ادویات تیار کرنے والوں کو کڑی سزائیں دی جائیں گی۔ وزیر صحت نے پنجاب اسمبلی کے وقفہ سوالات میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ عمر کی حد میں نرمی کا اختیار وزیر اعلیٰ کے پاس ہے۔ محکمہ صحت میں دو ہزار میڈیکل افسروں کو ایڈہاک پر بھرتی کیا گیا ہے۔ سابقہ دور میں غلط بھرتیوں کی چھان بین جاری ہے پنجاب کے 2450 مراکز صحت میں 900 مقامات پر ڈاکٹرز موجود نہیں ہیں۔

○ رجسٹرار سپریم کورٹ نے مسٹر جسٹس اجمل میاں کے خلاف کسی ریفرنس کے دائر کئے جانے اور چھٹی پر جانے کی خبروں کی تردید کی ہے۔ اخبارات سپریم کورٹ کے بارے میں تجزیوں اور تبصروں سے گریز کریں۔

○ سندھ سے سینٹ کی خالی نشست مسلم لیگ نے جیت لی ہے۔ لیاقت جتوئی کے بھائی اور لیگی امیدوار صداقت جتوئی نے 71، پی پی کے نبیل گبول نے 31 ووٹ حاصل کئے۔ کل 103 ارکین نے حق رائے دہی استعمال کیا۔ چھ ارا کین اسمبلی ووٹ کاسٹ نہیں کر سکے۔

○ امریکی وزیر خارجہ مسز میڈیلین البرائیٹ آئندہ ہفتے پاکستان کا دورہ کریں گی۔

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف نے حکم دیا ہے کہ گولڈن ہینڈ شیک کے خواہش مندوں کو اسی ماہ فارغ کر دیا جائے۔ وزارت خزانہ نے اس سلسلہ میں ہدایت کی ہے کہ قبل از وقت ریٹائرمنٹ اور گولڈن ہینڈ شیک چاہنے والوں کو ایک ہفتے کے اندر ان کے واجبات کی ادائیگی کا بندوبست کیا جائے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملازمین کی برطرفیوں سے آئی ایم ایف کو خوش کیا جا رہا ہے۔ جعلی مینڈیٹ کو ایک ہی لانگ مارچ سے ختم کر سکتے ہیں مگر ہم غیر جمہوری لوگوں کو نہیں لانا چاہتے۔

○ پنجاب اسمبلی نے مرکزی حکومت سے سفارش کی ہے کہ قرآن و سنت کو پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون قرار دینے کی غرض سے آئین کے آرٹیکل 227 کی شق (1) میں ترمیم کی جائے۔ تمام ارکان نے انجینیر ظفر اقبال کی تحریک کی حمایت کی ہے۔

○ کرپشن کے خاتمے کے لئے محکموں میں مسلم لیگی پہریدارے بٹھانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایم پی اے حضرات سے تجاویز مانگی جا رہی ہیں۔ جلد اعلان ہو گا۔

○ وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ 80- ارب کے قرضوں کی وصولی کے لئے بینکنگ کورٹس سے رجوع کریں گے۔

○ آئی جی پنجاب نے کہا ہے کہ وزراء پولیس کی کرپشن پر بیانات دینے کی بجائے اپنے محکموں کی فکر کریں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ایرانی کیڈٹوں کے قاتلوں کا کھوج لگا لیا گیا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر شہباز شریف نے کہا ہے کہ پولیس میں رشوت ختم نہیں ہوئی تاہم اب اہلکار غلط کام سے پہلے سوچتے ہیں۔ ارکان اسمبلی کا احترام کرنے والے افسر اپنا رویہ بدلیں میرے دور میں وزارت انعام نہیں رہا۔ مسجدوں میں لوگوں کو مارنے والوں کے خلاف گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ بہت سے شکنجے میں آچکے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت علی جتوئی نے کہا ہے کہ سندھ کو کسی صورت تقسیم نہیں ہونے دیں گے۔ جو لوگ صوبہ سندھ کے بٹوارے کی بات کرتے ہیں وہ دراصل پاکستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہیں جمہوریت کے بغیر کوئی نظام نہیں چل سکتا۔ ہمیں اداروں کو مستحکم اور فعال بنانا ہو گا۔

○ ایک لیبارٹری نے بھارت سے درآمدی چینی کو خطرناک قرار دے دیا ہے۔

○ سندھ اسمبلی کے سپیکر نواب مرزا نے قائم مقام گورنر سندھ کے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ گورنر، جنرل (ر) معین الدین حیدر رخصت پر گئے ہیں۔

○ جمیعت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ ہم نے جن لوگوں تک اپنا نقطہ نظر پہنچانا تھا، ان تک پہنچ گیا ہے۔ اب ملک گیر جلسے اور جلوس ہوں گے۔ دوسری جماعتوں کو بھی ساتھ ملائیں گے۔ حکومت کوشش کرے کہ ایسے حالات نہ آئیں۔ ہمارا اعلان جنگ مسلم لیگ یا پیپلز پارٹی کے خلاف نہیں۔ نظام کے خلاف ہے۔ مجاہد تنظیموں کو دہشت گرد قرار دینے کے امریکی فیصلے پر نہیں اپنے ملک کی ایجنسیوں پر تعجب ہے اس نظام میں عوام خود کو محفوظ نہیں سمجھتے۔

○ امریکی سفارت خانے کے ملازم ایاز بلوچ کو 10 سال قید سزا سنا دی گئی ہے۔ یہ سزا فوجی عدالت نے سنائی ہے۔ اس پر الزام ہے کہ وہ سکواڈرن لیڈر فاروق کو منشیات کی سمگلنگ میں الجھانے میں ملوث تھا۔ امریکہ ایاز بلوچ کی رہائی کا مطالبہ کرتا رہا۔ مگر پاکستان نے مطالبہ ماننے سے انکار کر دیا۔

○ لاہور ہائی کورٹ کے دو ججوں پر مشتمل اپیلیٹ ٹریبونل نے سیشن کورٹ لاہور میں بم دھماکہ کے ملزم محرم علی کی پھانسی کی سزا بحال رکھی ہے۔ اس ملزم کو موت کی سزا دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے دی تھی۔

○ نواز شریف ترکمانستان جائیں گے۔ نومبر میں بنگلہ دیش جبکہ جنوری میں چین اور روس کا دورہ کریں گے۔

○ سپریم کورٹ کے آٹھ ججوں نے ججوں کی تعداد کے بارے میں چیف جسٹس کے بیان سے لاتعلقی کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ چیف جسٹس نے اس سلسلے میں باقی ججوں کو اعتماد میں نہیں لیا۔

○ چیمپئنز ٹرافی میں جنوبی کوریا نے بھی پاکستان کو ایک کے مقابلے میں تین گول سے ہرا دیا۔

حیرت انگیز سیل
صرف 15 نومبر تک بھرپور فائدہ اٹھائیں
500 جدید رنگوں میں کوٹ برقعوں کیلئے
ڈبل جارجٹ کی جاپانی نمبر 1 کوالٹی
گارنٹی کے ساتھ صرف Rs 300/-
اور تائیوان صرف Rs 275/-
اسکے علاوہ جدید سٹائل میں ریڈی میڈ کوٹ
برقعوں کی بے شمار ورائٹی سیل میں خریدیں
باجوہ کلاتھ سٹورز گولبازار ربوہ
فون : 568

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ
پوسٹ کوڈ 35460
فون : 212399

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام /۳۰ ، ۶۰ گرام /۹۰ ، ۱۰۰ گرام /۱۵۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس) /۲۵۰
• ہمدردانہ مشورہ
• کامیاب علاج
• مفید و مجرب ادویہ
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534

100 بز خالص معیاری گرم مصالحہ جات
رضوان فوڈز
شادی بیاہ و دیگر پارٹیوں اور گھریلو استعمال کیلئے
گرم مصالحہ مکمل فارمولا کے ساتھ
ہمارا تعاون آپکے خاندان کی صحت کا ضامن
محمد ابراہیم اینڈ سنز دارالرحمت وسطی ربوہ
فون 212307